رجسٹرڈ ایل ۲۲۷
(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

قیمت پیشگی سالانہ عوام سے ؎ خواص اور معاونین سے ؎ ہندوستان سے باہر کے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

شعبان ۱۳۱۹ھ

چہ گویم بالفرگرائی چہ در قادیاں ہینی ॥ دو ہینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۵	دارالامن والامان قادیان ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء	نمبر ۴۳

کلمات طیبات
حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۷ نومبر

دوزخ اور بہشت کے ذکر سے سلسلہ کلام شروع ہوا۔ **فرمایا** ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اسبات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جاوے جبکہ علم ابھی کمال کے درجہ تک نہ پہونچا ہو اور ابھی شکوک اور شبہات سے ایک جنگ شروع ہو۔ پس ایسی حالت میں جو شخص تصدیق قلبی اور تصدیق لسانی سے کام لیتا ہے وہ مؤمن ہے اور حضرت احدیت میں اسکا نام راستباز اور صادق رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالےٰ کیطرف سے موہبت کے طور پر معرفت تامہ کے مراتب اسپر کھولے جاتے ہیں اور اصل بہشت بھی ایمان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اعمال صالحہ کا۔ اور ایمان اور اعمال صالحہ کی جزا **جنّٰت تجری من تحتہا الانہار** کہا ہے یعنی ایمان کی جزا جنت اور اس جنت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کیلیے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے وہ نہریں اعمال صالحہ کا نتیجہ ہیں اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہی اعمال صالحہ اس دوسرے جہان میں انہار جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جاوینگے۔

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس جسقدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی نافرمانیوں سے بچتا اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتدا کرنیکو چھوڑتا ہے اسی قدر ایمان اسکا بڑھتا ہے اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے ایمان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آتی جاتی ہے۔ خدا کی معرفت میں ایک لذت آنے لگتی ہے۔ اور پھر یہاں تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ مؤمن کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی اور عشق خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اسکا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اسکا نتیجہ ہوتا ہے لبالب پیالہ کیطرح بھر جاتا ہے۔ اور انوار الٰہی اس کے دلپر بکلی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں۔

اسحالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی جو خدا تعالےٰ کی راہ میں انکے لیے آتے ہیں وہ انھیں ایک لحظہ کے لیے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذت ہوتے ہیں یہ ایمان کا آخری درجہ ہوتا ہے

ایمان کے انواع اولیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو **موہبت** الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے

اس لیے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت اور دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں مومن کیلئے ہر حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہیں ہوتا ہے اسی عالم میں بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کیلئے بہشت موعود کا حکم رکھتا ہے پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اُس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں جنکی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہونگی۔

اسی طرح پر جہنم بھی انسان کی بے ایمانی اور بد اعمالی کا نتیجہ ہے جیسے جنت میں انگور انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے ویسے ہی جہنم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے بہشت میں نہریں اور سلسبیل اور زنجبیل اور کافوری نہریں ہوں گی اسی طرح جہنم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ اس پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے اسی طرح بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے اس لیے اسکے نتیجہ میں زقوم کا درخت دوزخیوں کا اور وہ بد اعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہ وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔

اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اسی طرح پر دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا ہے **نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ** یعنی دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اُسکا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسانی کو آگھیرتی ہیں کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہییں کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے۔ اور پھر تمام بدن اور اعضا پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہیے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں ہے بلکہ ان دونوں کا مبدء اور منبع روحانی امور ہیں ہاں یہ سچی بات ہے کہ **عالم معاد** میں وہ جسمانی شکل پر ضرور متشکل ہو کر نظر آئیں گے

یہ ایک بڑا ضروری مضمون ہے جس پر ساری قوموں نے دھوکا کھایا ہے اور اسکی حقیقت کے نہ سمجھنے کیوجہ سے کوئی خدا ہی کا منکر ہو بیٹھا ہے اور کوئی تناسخ کا قائل ہو گیا کسی نے کچھ تجویز کیا اور کسی نے کچھ۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمیں کوئی موقعہ دیا تو ہمارا ارادہ ہے کہ اس پر بسط کے ساتھ بڑی بحث کریں اسی کی مرضی اور توفیق پر موقوف ہے ورنہ ہم تو ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے

۱۳؍ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء

سلسلہ کلام روح سے شروع ہوا۔ فرمایا نباتی۔ حیوانی۔ اور انسانی تین قسم کی جان مانی گئی ہے۔ بعض حکما نباتات میں شعور اور حس کے بھی قائل ہیں چنانچہ بہت اسی قسم کے درخت اور پودے پائے گئے ہیں جن پر مختلف امور اثر کرتے ہیں مثلاً چھوئی موئی کا درخت جب انسان اُسے ہاتھ لگاتا ہے فوراً مُرجھا جاتی ہے اور اسی قسم کے بہت سے درخت ایسے ہوتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک برزخ رکھا ہوا ہے نباتات اور حیوانات کے درمیان وہ نباتات جنمیں حس و شعور ہے وہ برزخ ہیں جو بہت بڑا حصہ انسانی عقول کا رکھتے ہیں اسی برزخ کے نہ سمجھنے سے بعض کو یہ دھوکا لگا ہے کہ انسان بندر سے ترقی کر کے انسان بنا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ تمام برزخ جو مخلوقات میں موجود ہیں وہ وحدت خلقی کے دلیل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہیں اور افسوس ہے کہ ناواقف اور نا اہل اس سے کوئی لطف نہیں اُٹھا سکتے۔

بچہ جب بننے لگتا ہے تو ساری
چیزیں اکٹھی ہی بننی جاتی ہیں جیسا
کہ قرآن کریم میں پیدائش
انسان کا مفصل ذکر ہے
بعض لوگوں کی سمجھ میں جب
اسکی حقیقت نہ آئی
تو اعتراض کر دیا
ہے مگر منشا
یہی
ہے۔ چنانچہ پیچ بات سوا ہے۔ چنانچہ

میںنے ایک بار ایک انڈے کو توڑا اور اسکو ایک برتن میں ڈالا ہیں اُس کے وسط میں ایک نقطہ دیکھتا تھا جو دل کی حرکت کی طرح حرکت کرتا تھا (اس موقع پر حضرت اقدس نے ہاتھ کے اشارہ سے اس طرز کی حرکت کو دکھایا تھا اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے کہا کہ دل کی حرکت یونہی ہوتی ہے ایڈیٹر) اور میںنے نہایت غور کے ساتھ جو دیکھا تو اس نقطہ سے مختلف جہات میں کچھ خطوط سے گئے ہوئے تھے کوئی انمیں سے دماغ کیطرف تھا کوئی جگر کیطرف وغیرہ میں کئی منٹ تک یہ تماشا دیکھتا رہا اور بعض عورتوں نے بھی اسکو دیکھا غرض قرآن نے جو کچھ اسکی حقیقت بیان کی ہے وہ صحیح ہے۔

ہاں جو یہ برزخ ہیں یہ وحدت خلقی کی دلیل ہیں اسی طرح پر انسان اور خدا کے درمیان بھی ایک برزخ ہے اور وہ تجلیات ہیں۔ چنانچہ اس مقام اور مرتبہ کیطرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علو مرتبہ کا بیان ہے کیونکہ یہ مرتبہ اس انسان کامل کو مل سکتا ہے جو عبودیت اور الوہیت کی دونوں قوسیں کے درمیان ہو کر ایسا شدید اور قوی تعلق پکڑتا ہے گویا ان دونوں کا عین ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو درمیان سے اُٹھا کر ایک مصفا آئینہ کا حکم پیدا کر لیتا ہے اور اس تعلق کی دو جہتیں ہوتی ہیں ایک جہت سے یعنی اوپر کیطرف سے وہ تمام انوار و فیوض الٰہیہ کو جذب کرتا ہے اور دوسری طرف سے وہ تمام فیوض بنی نوع کو حسب استعداد پہونچاتا ہے۔ پس ایک تعلق اُسکا الوہیت سے اور دوسرا بنی نوع سے جیساکہ اس آیت میں صاف معلوم ہوتا ہے یعنی پہر نزدیک ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پہر نیچے کیطرف اُترا (یعنی مخلوق کیطرف اترا (یعنی مخلوق کیطرف تبلیغ احکام کے لیے نزول کیا) پس وہ ان تعلقات قرب کے مراتب تام کیوجہ سے دو قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا بلکہ قوس الوہیت اور عبودیت کیطرف اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا چونکہ دنو قرب سے ابلغ تر ہے اس لیے خدا نے اس لفظ کو استعمال فرمایا اور یہی نقطہ جو برزخ بین اللہ و بین الخلق ہے نفسی نقطہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لیتے اور بنی نوع کو پہونچاتے ہیں اس لیے آپ کا نام قاسم بھی ہے۔

اسی ضمن میں توحید کا ذکر شروع ہو گیا فرمایا وضع عالم میں خدا تعالیٰ نے توحید کا ثبوت رکھدیا ہے۔ وضع عالم میں کرویت ہے۔ پانی ستارے آگ وغیرہ یہ چیزیں سب گول ہیں چونکہ کرہ میں وحدت ہوتی ہے اس لحاظ سے کہ اسمیں جہات نہیں ہوتی ہیں پس یہ وضع عالم میں توحید الٰہی کا ثبوت ہے پانی کا ایک قطرہ دیکھو تو وہ گول ہوگا ایسا ہی اجرام بھی اور آگ بھی آگ کی ظاہری حالت سے کوئی اگر کہے کہ یہ گول نہیں ہوتی تو یہ اسکی غلطی ہے کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آگ کا شعلہ دراصل گول ہوتا ہے مگر ہوا اسکو منتشر کرتی ہے۔ عیسائیوں نے بھی . . . . یہ بات مان لی ہے کہ جہاں تثلیث نہیں پہونچی یعنی تثلیث کی تبلیغ نہیں ہوئی وہاں انہی توحید کی بازپرس ہوگی۔ کیونکہ وضع عالم میں توحید کا ثبوت ملتا ہے اگر خدا تین ہوتے تو ضرور تہا کہ سب اشیا مثلث نما ہوتیں۔

وضع عالم کی کرویت سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ آدم ہی سے شروع ہو کر آدم ہی پر سلسلہ ختم ہوتا ہے کیونکہ محیط دائرہ کا خط جس نقطہ سے چلتا ہے اسپر ہی جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے مسیح موعود جو خاتم الخلفاء ہے اس کا نام بھی خدا نے آدم ہی رکھا ہے چنانچہ براہین احمدیہ میں درج ہے

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ

چونکہ مسیح موعود نئی طرز کا آدم ہے اسلیے اس کے ساتھ بھی شیطان نئی طرز کا ہے

دارالاماں کی شام

۱۶؍ نومبر ۱۹۰۱ء بعد نماز مغرب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب معمول بیٹھ گئے مولوی عبد الکریم صاحب نے شیخ عبد اللہ بی۔ اے پلیڈر علیگڈھ کا ایک خط سنایا جو اُنہوں نے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے نام لکھا تھا اسمیں ایک نیچری کے جلسہ کا تذکرہ لکھا تھا اور آخر میں معجزات پر ہنسی کی ہوئی تھی طرز بیان اور ادائے مطلب کا طریق مضحکہ خیز اور استہزا نما تھا اور معجزات اور مکالمات الٰہیہ کو اور پیشگوئیوں کو اسلام کے لیے داغ قرار دیا گیا تھا اسکو سنکر حضرت نے فرمایا

افسوس ہے ان لوگوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے جبات کو سمجھتے نہیں اس میں یورپ کے فلاسفروں کی چند بیہودہ کتابیں پڑھ کر دخل دیتے ہیں معجزات اور مکالمات الٰہیہ ہی ایسی چیزیں ہیں جنکا مردہ ملتوں میں نام و نشان نہیں ہے اور معجزہ تو اسلام کی پہلی اینٹ ہے اور غیب پر ایمان لانا سب سے اول ضروری ہے اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات دہریت کا نتیجہ ہیں جو خطرناک طور پر پھیلتی جاتی ہے + سید احمد نے وحی کی حقیقت خود بھی نہیں سمجھی دل سے پیدا ہونے والی وحی شاعروں کی مصنوعات قریبی سے

بڑھ کر کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے روپیہ صرف کیا اور کوشش کی مگر نتیجہ یہ نکلا۔ مولویصاحب اسکو ضرور خط لکھدیں اور اسے بتائیں کہ معجزات اور مکالمات اور پیشگوئیاں ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو زندہ مذہب قرار دیا ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو کے مسٹر ڈوئی صاحب کے ایک لیکچر کا خلاصہ سنانا شروع کیا۔ ناظرین کی واقفیت کے لیے سردست اتنا ہی لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈوئی ایک عیسائی ریفارمر ہے جس نے **الیاس** ہونے کا دعوی کیا ہے اس نے اپنے گرد و پیش بہت سے مرید جمع کیے ہیں اور ہر ایک مرید سے اُسکی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ لیتا ہے اسکا مذہب ہے کہ موجودہ عیسائی سب غلطی پر ہیں۔ صرف وہ راستی پر ہے وہ امراض کا علاج کرنا گناہ سمجھتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ہفتہ وار دو اخبار بھی جاری ہیں جنمیں سے ایک یہاں بھی آتا ہے۔ اس نے اپنے ایک لیکچر میں فریمیسن کے مضمون پر کلام کیا ہے۔ فریمیسن کی حقیقت عام طور پر جیساکہ غیر فریمیسنوں پر منکشف نہیں ہے اور فریمیسن ظاہر نہیں کرتے مگر مسٹر ڈوئی کہتا ہے کہ میرے مریدوں میں بعض فریمیسن تھے جواب نہیں اور انہوں نے اسے حالات بتائے ہیں اور بعض کتابیں بھی فریمیسنوں کی اسے ملی ہیں۔

اس لکچر میں وہ فریمیسنوں کی حقیقت بتاتا ہوا یہ ظاہر کرتا ہے کہ فری میسن جھوٹ بولتے ہیں فری میسن قتل وغیرہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو انھیں بچا لیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں ہم انپر کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے نہ ہم خود کبھی فریمیسن ہوئے اور نہ کسی فریمیسن نے ہم سے انکا ذکر کیا غرض مفتی صاحب یہ حالات سنا رہے تھے تو حضرت نے فرمایا

ہمکو کبھی کبھی خیال پیدا ہوتا تھا کہ فریمیسن کی حقیقت معلوم ہو جاوے مگر کبھی توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان حالات کو جو یہ اپنے لیکچر میں بیان کرتا ہے سنکر اس الہام کی جو مجھے ہوا تھا ایک عظمت معلوم ہوتی ہے اس الہام کا مضمون یہ ہے کہ فریمیسن اس کے قتل پر مسلط نہیں کیے جاینگے۔ اس الہام میں بھی گویا فریمیسن کی حقیقت کیطرف شاید کوئی اشارہ ہو کہ وہ بعض ایسے امور میں جہاں کسی قانون سے کام نہ چلتا ہو اپنی سوسائٹی کے اثر سے کام لیتے ہوں

میں سمجھتا ہوں کہ فری میسن کی مجلس میں ضرور بعض بڑے بڑے اہلکار اور عمائد سلطنت یہانتک کہ بعض بڑے شاہزادے بھی داخل ہوں گے اور ان کا رعب داب ہی مانع ہوتا ہوگا کہ کوئی اسکے اسرار کھول سکے ورنہ یہ کوئی معجزہ یا کرامت تو ہے نہیں

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصالح سلطنت کیلئے کوئی ایسا مجمع ہونا ہوگا۔

اس قسم کا ذکر ہوتا رہا اسی اثنا میں فرمایا آج ایک منذر **الہام** ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رویا بھی ہے وہ **الہام** یہ ہے

محموم

پھر

نظرت الی المحموم

پھر

دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑہ چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

حضرت اقدس کی تائید میں

آدہ آنہ کو ملتا ہے

الحکم کی امداد میں گرانقدر عطیہ

ہم نہایت شکر گذاری کے ساتھ

عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس اعظم مالیرکوٹلہ

دام اقبالہ

کے اس گرانقدر عطیہ کی رسید دیتے ہیں جو جناب ممدوح نے ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو عطا فرمایا نواب صاحب موصوف **ایکسو روپیہ** سالانہ بطور امداد الحکم کے لیے عطا فرمایا کرتے ہیں چنانچہ ایکسو روپیہ جناب ممدوح کیطرف سے معرفت جناب مرزا خدابخش صاحب ناظم ریاست نوابصاحب ممدوح وصول ہو گیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

الحکم اس مستقل گرانقدر امداد کے لیے نوابصاحب موصوف کا از بس مشکور ہے اور جبتک الحکم کے پرچے دنیا میں رہینگے اور جسقدر لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے بیشک اسکا ثواب جناب موصوف کو ملتا رہیگا۔ خدا کرے کہ ہمارے بزرگان ملت میں اور لوگ بھی ایسے پیدا ہو جائیں جو اپنے مالوں کو ایسے کاموں میں لگا سکیں۔

آخر میں ہم حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان میں نواب صاحب موصوف کے لیے یوں دعا مانگتے ہیں۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین ست
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

مختصر نوٹ اور نکات

دنیا ہی تو ایک عجائب گاہ ہی ہے مگر ہمارے مخالف الرائے علما بھی عجیب ہیں۔ جب کبھی وہ ہمارے منہ سے تاویل کا لفظ سنتے ہیں تو اسپر عجیب در عجیب حاشیہ چڑھاتے ہیں اور ہمارے مختلف نام رکھتے ہیں۔ کیوں؟ معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم الٰہی سے ناآشنا محض اور قرآن کریم کے مصطلحات سے نابلد مطلق ہیں ورنہ تاویل کو تحریف اور تبدیل کا مرادف قرار نہ دیتے۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس لغت کو جب کہ خود قرآن کریم نے ہی حل کر دیا ہے بُرے معنوں میں لیتے ہیں چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے لَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۔ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ ۔ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ. وغیرہ غرض تاویل کا مفہوم قرآن شریف کی اصطلاح میں اصل حقیقت ہوتا ہے نہ خود تراشیدہ باتیں۔

قرآن شریف میں لکھا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی یعنی جو شخص میرے فرمودہ سے اعراض کرے (اور اس کے مخالف کیطرف مائل ہو تو اس کے لیے تنگ معیشت ہے (روحانی طور پر حقائق و معارف سے بے نصیب ہے) اور قیامت کو اندھا اُٹھایا جاوے گا۔ یہ قرآن کریم کا فتویٰ ہے اس شخص پر جو قرآن سے منہ پھیرے ہم کہتے ہیں کہ یہی قرآن میں لکھا ہوا ہے اور قوی دلایل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم دوسرے رسولوں اور انسانوں کیطرح وفات پا چکا ہے اور ضرور ہے کہ مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت میں سے سلسلہ موسوی کیطرح چودھویں صدی میں

خاتم الخلفا

مبعوث ہو جسکا نام اسی مماثلت کے لحاظ سے

مسیح موعود

ہو جیسا کہ آیت استخلاف اسپر شاہد ہے اور آیت

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

سے ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر سورہ تحریم کی آخری آیت اس اُمت میں ایک مسیح ہونے پر دلالت کرتی ہے اور پھر سورہ جمعہ میں بروز محمدی کا صریح ذکر ہے اب ان ساری باتوں کو پیش کرتے ہوئے جب ہم مسیح موعود کے مبارک وجود کو پیش کرتے ہیں تو اسپر

لَسْتَ مُرْسَلًا اور لَسْتَ مُؤْمِنًا

کی صدائیں بلند کی جاتی ہیں پھر یہ اعراض عن ذکر اللہ نہیں۔؟ اور کیا یہ ان لوگوں کا کام نہیں جنپر قرآنی حکم کے رو سے

نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی

کا فتویٰ ہے + غور کرو۔

سچا الہام

جو خالص خدا تعالےٰ کیطرف سے ہوتا ہے مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے پس یہ ایک معیار ہے اُن ملہموں کے الہامات کی شناخت کا جو دعوی الہام کرتے ہیں

اول

وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ جب انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کیطرح خدا تعالےٰ کیطرف بہتا ہے۔

دوم

سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کیطرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے۔ اور اُس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

سوم

سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور رعبناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کیسی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان مخنث چور اور عورت ہے

چہارم

خدا تعالےٰ کا الہام اسکی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری ہو جاویں

پنجم

سچا الہام دن بدن انسان کو نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے

ششم

سچے الہام پر انسان کی اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پاتا ہے اور اُس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

ہفتم

سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے جس کیطرف توجہ کرتا ہے اُس سے مکالمت کرتا ہے اور سوالات کا جواب دیتا ہے اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے گو اس مکالمہ میں کبھی فترۃ کا زمانہ بھی آ جاتا ہے

ہشتم

سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا

اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو نہیں ڈرتا جانتا ہے کہ میرے ساتھ میرا خدا ہے اور وہ اُسکو ذلت کے ساتھ شکست دے گا

نہم ۹

سچا الہام اکثر علوم اور معارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بے علم اور جاہل رکھنا نہیں چاہتا

دہم ۱۰

سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے۔ اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

فطرت انسانی کا خاصہ ہے کہ زمانوں کے گذرنے کے بعد اسمیں وہ ابتدائی جوش نہیں رہتا اور آخرکار غفلت اور کسل اور نفس کے بدارادوں اور ناجائز عادت ورسم کے اتباع سے ملکر ایک خود تراشیدہ دین واعتقاد کے اختراع کا موجب ہوتی ہے ایسے وقت پر سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جب ایسی حالت ہوتی ہے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک مامور آتا ہے جو سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور زنگ خوردہ قوی کو صیقل۔ پس اے دانشمند وغور کرو کہ کیا اسوقت مسلمانوں کا ادبار وزوال اُن میں غفلت وسستی کی ترقی نہیں بتاتی؟ کہ ع مردے از غیب بروں آید وکارے بکند۔

عیسائی مذہب نجات کے لیے انسانی قربانی یا خدائی قربانی یا یعنی قربانی (کیونکہ وہ یسوع کو خدا بھی کہتے ہیں انسان بھی اور صلیب کے باعث اور مخلوق کے گناہ اٹھانے کیوجہ سے بنی ون کے لیو ملعون بھی) کو پیش کرتا ہے برخلاف اس کے اسلام **نفسانی** قربانی کی تعلیم دیتا ہے جس کے معنی کوئی خودکشی نہیں بلکہ خدا تعالے کے آگے اپنے وجود کو پورے طور پر رکھ دینا یعنی اپنے تمام قوی کو خدا کی راہ میں لگا دینا اور خالص خدا ہی کے لیے اسکا قول اور فعل اور حرکت اور سکون ہو جاوے اب دونوں میں جو فرق ہے تم خود سمجھ لو۔

تعلیم کے لیے تصریح اور تفصیل کی ضرورت ہے برخلاف اس کے پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات بھی ہوتے ہیں پس جبکہ اصول مسلم ہے تو جہاں پیشگوئی اصول تعلیمی کے بظاہر مخالف ہو وہاں اصول تعلیمی کو مقدم رکھا جاوے گا اور پیشگوئی کو تعلیم کے موافق۔ کیونکہ تعلیم علاوہ تصریح کے معرض افادہ اور استفادہ میں آتی رہتی ہے لہذا اس کے مقاصد اور مدعا کسی شخص سے مخفی نہیں رہتے جب یہ اصول صحیح ہے تو عیسائی مسیح کی خدائی ثابت کرنے کے لیے توراۃ کی پیشگوئیوں کے معنے توریت کی صریح تعلیم کے خلاف کرنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے۔

راولپنڈی سے شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی یادگار میں زنانہ سکول جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تیس ہزار روپے کے صرف سے سکول کی عمارت بنائیں گے نیچے دوکانیں اوپر سکول ہوگا۔ اس تجویز کے اچھے یا برا ہونے کی بابت تو کوئی رائے ہم نہیں دیتے اور نہ اس سے بہتر مصرف روپے کا اشارہ کرتے ہیں لیکن نہیں شک نہیں کہ مجوزہ طرز عمارت سکول ضرور قابل اعتراض ہے۔ دوکانوں کے ہونے سے ہر قسم کے آدمیوں کی آمد و رفت دوکانوں پہ ہو سکتی ہے اور یہ امر باریک نگاہ سے دیکھا جاوے تو زنانہ سکول کی حالت کے ضرور نامناسب ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو آزادانہ رائے دینے کی جرأت کریں یہ کام ہے اخبار نویسوں کا مگر انمیں سے بھی اکثر ہاں میں ہاں ملانا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں

لکھنؤ کے اہل اسلام نے ایک جلسہ خاص کرکے یہ تجویز کی ہے کہ شادی اور غمی کے فضول اخراجات کی اصلاح کی جاوے۔ تجویز تو معقول ہے اور اس کی ضرورت بھی مگر کیا اچھا ہوتا اگر لکھنؤ کے اہل اسلام کوشش کرکے یہ نظیر قائم کرنا چاہتے کہ مسلمانوں سے قرآن شریف پر عمل کرائیں یہ ساری تجویزیں اسی میں آجاتیں۔

بدمعاش اور شریر اور مغلوب الغضب لوگ اپنے عیوب اور بدکاریوں کے چھپانے کے لیے ایک عجیب طرز اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اُن عیوب سے اکثر متہم کرتے ہیں جو اُن حرکات سے بری ہیں اُن کی تسلی کے لیے یہ کہنا بیشک کافی ہے کہ بترس از بدگردار و مترس از بد گفتار زیراکہ گفتار عارضی و کردار لازمی ست۔

نیک باشی وبدت گو بد خلق
بہ کہ بدباشی ونیکت گویند

پایونیر نے سیگرٹ نوشی کے بڑھتے ہوئے رواج پر غائر نظر کرکے اور اس اندازہ کو معلوم کرنے کے بعد کہ گذشتہ مارچ کو ختم ہونے والے سال میں سترہ لاکھ روپے کے سیگرٹ باہر سے آئے اس تجارت کی ترقی ہی کا خیال نہیں کیا

بلکہ وہ اس سے ہندوستان کے تمول کا نتیجہ نکالتا ہے۔ جو بقول پرچارک بیشک غلط ہے اس سے تمول نہیں بلکہ مفلسی کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ ہندوستانی قلاشوں کی بجھنے والے چراغ کے ٹمٹمانے کی مثال ہے۔ پایونیر کا یہ خیال واقعی درست ہے کہ جہاں پہلے صاحب لوگوں کے نوکروں کے منہ میں سیگرٹ ہوتے تھے وہاں آج بنیوں بقالوں کے مُنہ سے بھی سیگرٹ کے دھوئیں اڑتے ہوے نظر آتے ہیں ۔ اور دیہات تک میں اسکا رواج ہوتا جاتا ہے بلکہ مستورات تک میں بھی۔

یہ خیال بے شک قابل غور ہے کہ جیسے پایونیر سیگرٹ نوشی کی کثرت سے فارغ البالی کا نتیجہ نکالتا ہے اگر گورنمنٹ بھی اس نتیجہ پر پہونچی جو سراسر غلط ہے تو پھر ان سیگرٹ نوشوں کے طفیل ہندوستان کو کسی اور ٹیکس کے لیے طیار رہونا چاہیے ۔ سیگرٹ نوشو یاد رکھو

رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایکدن

پایونیر کو پادریوں نے نوٹس دیا تو اس نے ان تحریروں سے معافی مانگ لی جو لالچ سے عیسائی بنائے جانے کے متعلق کسی نامہ نگار کے قلم سے پچھلے دنوں اسمیں شائع ہوئی تھیں ۔ ہو سکتا ہے کہ پایونیر کو غلط اطلاع کسی واقعہ خاص کے متعلق ملی ہو عیسائیت کی اشاعت اور ترقی میں اگر روپیہ کوئی چیز نہیں تو معلوم نہیں یہ لاکھوں روپیہ جو حساب میں دکھائے جاتے ہیں کہاں جاتے ہیں؟ اور پچھلے دنوں بشپ ولڈن نے ہندوستان کو عیسائی بنانے کے لیے روپے کی ضرورت کیوں ظاہر کی تھی ؟ اسکو بھی جانے دو نو مرید عیسائیوں کی روپے سے مدد کرنا کوئی انجیلی گناہ ہے جو اسے برا سمجھا جاوے اگر صرف تعلیم ہی کی خوبیاں عیسویت کی اشاعت کا موجب ہیں تو پھر پایونیر کو نوٹس دینے کی ضرورت کیا تھی ؟ ۔

چین کے معاملات کی نسبت ایک انگریزی اخبار کے حوالہ سے پرچارک نے لکھا ہے کہ چین کے گذشتہ شور و غدر کا خاص باعث یہ تھا کہ عیسائی پادری بجائے اپنے نو مریدوں کو مسیح کی سپرٹ کی تعلیم دینے کے انکے لیے خاص حقوق گورنمنٹ سے دلانا چاہتے تھے اور اس لیے رعایا کو یہ ناگوار گذرتا تھا۔ اس رائے کو پڑھ کر ایک دانشمند جس نتیجہ پر پہونچتا ہے وہ عیسائی صاحبان ہی سوچیں۔

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوے فرماتے ہیں قرآن انجیل کیطرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کیطرح محل شہوت ہو سکتے ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اسکی کامل تعلیم کا منشا یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کیطرف نظر مت اُٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت کے بلکہ چاہیے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیرے دل کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہ آوے ۔ سو تم اپنے مولے کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

رجسٹر خطوط

ذیل میں ہم وہ خط درج کرتے ہیں جس کا گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا تھا کہ **مولوی برہان الدین صاحب جہلمی** نے مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ کے نام لکھا ہے اور وہ یہ ہے

بخدمت فیضدرجت حضرت **مولوی محمد حسین** صاحب سلمہ اللہ الواہب المواہب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھائیصاحب ! آپ کو یاد ہی ہو گا کہ بندہ مدت دراز سے اپنی غفلت زدائی کے لیے مرزا صاحب کی خدمت میں قادیان آیا جایا کرتا ہے اور یہاں کا رسم و رواج اندرونی و بیرونی اکثر دیکھتا رہتا ہے اور گروہ مخالف کی نسبت جو جو الفاظ یہاں پر زبان زد ہر کہ ومہ وخاص و عام ہیں، سنتا اور سوچتا رہتا ہے خصوصاً از طعن و تشنیع چھوڑ کر جو تقاریر و تحاریر مطبوعہ در بارہ معجزہ فصیح بلیغ عربی تفسیر نویسی کے علما کی طرف منسوب ہوتے رہتے ہیں سُنکر اور دیکھکر بہت حیرانی دامنگیر ہوتی ہے کہ الہ العالمین ! پیشگوئیوں اور دعاؤں کی استجابت کا معاملہ جو الہام اور کشف کے متعلق ہے اور جو عفت اور مجاہدات قرآنی اور اتباع نبوی کا معاملہ ہیں جدا ہے اس میں مرزا صاحب ہی ممتاز اور فقید المثل سہی مگر یہ اعجاز المسیح کے مقابلہ کا اعجاز جو یہاں پر تمام علماء و فضلاء کی نسبت مشتہر ہے یہ کہاں تک صحیح اور ثابت ہے خصوصاً ایک عالم منقول و معقول و حاوی فروع و اصول و فاضل علوم تفسیر

و حدیثیہ و تداول علم لغت و فنون ادبیہ و موشگاف مضامین حکمیہ جس نے پندرہ یا سولہ برس میں برابر فحول علما و نحاریر ادبا کے مقابلہ میں تحقیقات اثبات عمل بالحدیث و القرآن کے طبع کرا کر مشتہر کر کر نعرہ بہادرانہ مار کر وہ ڈنکا دین کا بجا کر تمام بدعتیات و تقلیدیات کو حیران کیا جس کے ہندو اور مسلمان بلکہ قریبًا تمام ابنائے زمان چشم دید گواہ موجود ہیں اُس کی نسبت کیوں ایسے کلمات ہتک آمیز جاری و ساری السنہ ہر خورد و کلاں ہیں ممکن ہے کہ نیوینُ اسوقت میں عدیم الفرصتی و ایک گونہ کم مائگی پر مبنی ہو یعنی رواج زمانہ کے مطابق جب کوئی آدمی کسی کے مقابلہ میں قلم اٹھاتا ہے تو جبھی وہ اس مقابلہ کے قابل متصور ہوتا ہے کہ اول اسکو ضروریات بشریہ سے فرصت معتدبہ حاصل ہو جس میں وہ مقابلہ کا حق ادا کر سکے اور پھر اس تحریر کو طبع کرا کر مدمقابل کے پاس بھیجدے ۔ اتفاقاً تقدیر سے کل ظہر کے بعد پیا پیر شاہد ایک اخبار میں پڑھ رہا تھے کہ مولوی محمد حسین کا اشاعۃ السنہ پھر جاری ہوا ہے آپ میری طبیعت کے شاید اب بھی واقف ہوں گے کہ میرا آپ کی نسبت کیا معاملہ تھا اور آپ مجھپر کیا کیا مروت کیا کرتے تھے اس خبر کے سنتے ہی مجھے یہ خیال خوش پیدا ہوا کہ گو یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ محمد حسین بسبب حصول زمین کے آیات آلہیہ سے انسلاخ کر کر

اخلد الی الارض

کا مصداق بنگیا ہے ۔ مگر مجھے موجب شکر کا ہوا کہ کسی قدر فراخدستی تو حاصل ہوئی کہ یہ زمانہ ہی بے مروتی کا ہے بھائی صاحب اشاعۃ السنہ کی خبر تو کل سنی ہی تھی آج جو بات مجھے اس تحریر پر باعث ہوئی وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب مع جم غفیر اپنے مریدوں کے سیر سے واپس آرہے تھے تو کسی تقریب پر فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں یہ کرامت اعجازی مرحمت فرمائی ہے کہ علما وقت باوجود ہماری کم علمی بلکہ جہالت طبع کرا کر مشتہور کرتے ہیں ہمارے مقابلہ میں فصیح و بلیغ عربی نویسی میں جو ایسے حقائق و معارف قرآنی و مضامین روحانی سے مملو ہو جن سے تفاسیر متداولہ قوم خالی ہیں عاجز و بے طاقت ہیں بلکہ اب تو میں یہ کہتا ہوں کہ اور باتیں چھوڑو ۔ اب صرف آٹھ آیات کلام اللہ کی کہیں سے بطور قرعہ لیکر ہمارے زانو بزانو بیٹھکر کم سے کم آٹھ ورق ہماری براہین کی اوراق کی برابر سوائے پہلے حصہ براہین کے ایک دن میں صبح سے شام تک تفسیر موصوف لکھیں تو جبھی ہم اپنے دعوی سے دست بردار ہو جائیں گے ہمتو ایک فرقہ جدیدہ ہونے کے سبب باہر نہیں جاسکتے اور ہمارے مقابلین کا گروہ تو یہاں پر بھی بکثرت موجود ہے خصوصًا ہمارے برادر نظام الدین و امام الدین دیوار بدیوار ان کے معاون ہیں اور ہم خود بھی خدمات اور اخراجات کے متحمل ہو سکتے ہیں جو صاحب تشریف لاویں ہمیں اظہار حق منظور ہے کسی سے ضد نہیں چاہیے ہم سے کسی نے کبھی عداوت کی ہو مولوی صاحب یا اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اب مجھے خدا کی جانب سے پھر تحریک ہوئی ہے کہ جب آپ کو ان دنوں میں فرصت اور وسعت حاصل ہے جیسا کہ اشاعۃ السنہ کے دوبارہ شروع کرنے سے واضح ہے اب آپ لللہ کیسے ہی اطمینان کر لیجو ضرور بصد ضرور حسب دعوی مرزا صاحب کے تفسیر آٹھ آیات شریفہ کی جو قرعہ کے طور پر کلام اللہ سے لی جاویں حسب الطلب مرزا صاحب لکھدیں تو میرا طالب علمی کے وقت کا تعلق شدید جو آپ کے ساتھ مخلصین کے لحاظ سے آپ پندرہ یا سولہ سال پرچہ اشاعۃ السنہ مجھے مفت دیتے رہے تھے ۔ اور حق جوئی کے سبب سو بھی مدت کا قطع ہو چکا ہوا ہے پھر مستحکم ہو جاویے ۔ خدا واحد گواہ ہے کہ اس تفسیر کی اشاعت کے بعد میں کسی کی پرواہ نہ رکھوں گا و یکتے ہی ان کے کل دعاوی سے جو ان کی ذات سے متعلق ہیں دست کش ہو کر بیعت واپس لے لوں گا ۔ خدا کا ہوں نہ مرزا کا ۔ مرزا صاحب دعاوی چھوڑیں یا نہ چھوڑیں میں ضرور انکو چھوڑ دوں گا ۔

کشف و الہام مجاہدہ کا ثمرہ ہے تفسیر نویسی تو علم کا نتیجہ ہے یہ تو کچھ مشکل نہیں خصوصًا آپ جیسے فاضل کے لیے بہرا مشکوک فتوی محکم کرانے کے لیے آپ مجھی بلاتے رہے اور میں آپکی جانب کو حق سمجھکر لگا تار رہا شاید خدائے ارحم الراحمین نے مجھے حق الیقین تک پہونچانے کی یہی تقریب نکالی ہو مقصد اہم اس امتحان کا یہی ہے کہ مرزا صاحب برملا و بار ہا و بے محابا جوش سے یہ کہتے ہیں کہ تفسیر کدائی کا لکھنا صرف عطیہ شاگردی وقرب و فضل خدائے ارحم الراحمین ہے نہ نتیجہ شاگردی انسان و علم و ہنر کا ۔ واللہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ غلبہ حق ہے کہ اپنے نور اور رعوز اور تلبیش شدید سے دفع باطل کر رہا ہے یا کہ نفس ہے کہ ریا و سمع کا جال پھیلا کر اپنے حظوظ حاصل کر رہا ہے ۔ زیادہ خیریت

برہان الدین از قادیان ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء

عسل مصفیٰ

مؤلفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق میں اور معترضوں کے اعتراضات کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ میں مولوی حکیم محمد زمان

مہاراجہ - سوریا کانت آچاریہ زمیندار میمن سنگھ نے میمن سنگھ کی مسلمان طلبا کی لئے بورڈنگ ہوس بنانیکو ۲۰ ہزار دیا ہے +

حرمین شریفین کی درمیان ٹیلیگراف جاری کرنے کے انتظام ہو رہے ہین شریف مکہ معظمہ اسی غرض سے طایف گئے ہین +

ایک امریکہ کے دولتمند نے اپنے دوستوں کے سب کتوں کو بلوایا اور ان کے لئے ایک نہایت لذیذ ضیافت طیار کروائی اور انکو میزون پر بٹھا کر اپنے نوکرون کو حاضر کر کے عمدہ عمدہ خورش مہیا کروائے +

خدیو مصر نے پوپ سینر دہم کے پاس ایک ممی کی لاش تحفتہً ارسال کی ہے یہ مردہ ۴ ہزار سال یعنی مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے دو ہزار سال پیشتر کا ہے پوپ نے شکریہ مین اپنے دست خاص سے لکھا ہوا خط خدمت مین بھیجا ہے +

دیار بکر سے سامسون تک جو ایشیائی روم کے دو اہم فوجی سٹیشن ہین - صیغہ جنگ کی طرف سے پختہ سڑک بننی شروع ہوگئی ہے اسی محکمہ کیطرف ایک اور سڑک دیار بکر اور قسمی کے درمیان جلد شروع ہونیوالی ہے +

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے اہل اسلام کی جو بلی وظایف کو ہمیشہ کے لئے منظور فرمایا ہے اور آیندہ وکٹوریہ وظایف کہلاوینگی +

ملک آسٹریلیا کی بعض موجودہ حصہ مین ایسی باشندہ ہین جو بولنا نہیں جانتے تمام کاروبار اشارہ سے ایکدوسریکو سمجہاتے ہین -

جاپان مین یہ رسم رایج ہے کہ جب کوئی نیا جہاز تیار ہو تو اس کو پانی مین تیرانے کے پہلے بہت سے پرندے جہاز مین قید کر کے رکھے جاتے ہین اور جب جہاز پانی مین تھوڑی دور جائے تو وہ جانور رہا کئے جاتے ہین -

برہما کے بعض حصص مین شادی کی رسومات بہت سادہ ہین دولہا اور دلہن اپنے اقربا اور دوستون مین بیٹھ جاتے ہین - پہر سب لوگ باہم ایک طشت مین چاول کہاتے ہین اور سمجہا جاتا ہے کہ دولہا اور دلہن میان بیوی بنگئے مین بس صرف اسیقدر ہی شادی کا رشتہ قایم کرنے کے لئے کافی سمجہا جاتا ہے +

ہندی فوجون کی پوشاک کے متعلق گورنمنٹ کوٹ اور ٹوپیان تجویز ہے کہ دیسی ساخت کی کپڑی سے تیار کیجاوین اس کی بابت گورنمنٹ عالیہ اتنک غور کر رہی ہے اگر یہ کپڑا مفید سمجہا گیا تو فوجون کے لئے آیندہ کو بجائے ولایتی کے یہی استعمال کیا جائیگا

پنجاب کے دفاتر سکرٹریٹ مین سرحدی اضلاع کے متعلق جو جدید صوبہ مین شامل کئے گئے ہین کل کاغذات تلاش کر کے علیحدہ کئے جاتے ہین کہ وہ جدید صوبہ کے سرکاری کاغذات کی بنیاد کا کام دین پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ ان اضلاع کا آیندہ کچھ تعلق نہ ہوگا - لہذا یہ تمام کاغذات جدید صوبہ کی گورنمنٹ کو سپرد کئے جاوین گے تاکہ ان کی معلومات سے فائدہ اٹہائین +

ہندوستانی مائین یہ سنکر متعجب ہونگی کہ مڈیگاسکر کی عورتین دو گز بانس کی لمبی نلکی سے اپنے بچونکو کہانا کہلاتی ہین - اس نلکی کا ایک سرا بچہ کے منہ مین ہوتا ہے اور دوسری طرف سے مان کہانا ڈالتی جاتی ہے دودہ وغیرہ سب چیزین اسیطرح کہلائی جاتی ہین ان لوگون کا عقیدہ ہے کہ اسطرح کہانا ہضم بہت جلد ہوتا ہے +

ممالک شمال مغرب کی گورنمنٹ ہندوستان کی بعض تعطیلوں کو فضول سمجہکر چاہتی ہے کہ ان کو موقوف کیا جاوے اور ان کی بابت مختلف مقامات کے کلکٹران ضلع سے رائے طلب کیگئی ہے +

سینٹ پیٹرز برگ - پایہ تخت روس مین جو شاہی باورچی خانہ ہے اس کا ہیڈ باورچی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا ہے +

صوبہ سمرا مین والگا کے قرب وجوار مین ایک بوڑہی کسان عورت نے دیہاتی عورتون کا ایک عجیب و غریب فرقہ قائم کیا ہے یہ بوڑہی عورت "مبارک مان" کہکر پکاری جاتی ہے یہ عورتین بہاگ کر دور دور دراز ضلعوں مین چلی گئی - جہان کہ وہ پہاڑون مین گفائین کہود کر رہتی ہین اور دن رات عبادت مین مشغول رہتی ہین اور روزے رکہتی ہین ہین ان کا یقین ہے کہ ہم دنیا سے علیحدہ کرلی گئی ہین - جو کہ جلد تباہ ہونیوالی ہے "مبارک مان" کے پاس دس مبارک کنواریاں بطور یادگاری کی ہین -

ولایت کے ایک شفاخانہ مین ایک سترہ سالہ لڑکی بعارضہ نمونیہ فوت ہوئی جس کی نسبت ڈاکٹر شفاخانہ ہذا کا بیان ہے کہ وہ سات ماہ تک لگاتار سوتی رہی اسکو کبھی سوتے مین کہلا پلا دیتے تھے اور کبھی جگا کر -

دار الامان کا ہفتہ

۱) حضرت اقدس بحمد اللہ مع جمیع ممبران خاندان تندرست ہین اور تصانیف عربیہ کے کام مین مصروف

المنار کے اعجاز المسیح پر ریویو کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مختصر سا **اعجاز نما** اشتہار لکہا ہے جو خطبہ الہامیہ کی اشاعت سے پہلے شایع کیا جاوے گا - یہ اشتہار **المنار** کے ایڈیٹر کو خصوصاً اور اہل مصر اور دیگر بلاد عرب و شام کی باشندون کو عموماً حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعجازی قوت سے آگاہ کر دے گا -

۲) ہفتہ اشاعت مین عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ دار الامان مین وارد ہوئے +

۳) بابو محمد بخش صاحب رئیس کہریالہ مع دو تین اور دوستون اور عزیزون کے تشریف لائے -

۴) خانصاحب منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات جنکی رخصت کی خبر پچہلے ہفتہ مین ہم لکہہ چکے ہین ۱۶ نومبر کو دار الامان مین وارد ہوئے اور سید فضل شاہ صاحب لاہوری کشمیر سے تشریف لائے -

۵) ۱۱ نومبر کو سورج گرہن کی نماز مسجد کلان مین پڑہی گئی جس کے امام مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی تہے عجیب اتفاق ہے کہ جسقدر نماز کسوف خسوف کی دار الامان مین پچہلے چند سال کے اندر پڑہی گئی ہین ان سب مین وہی امام ہوتے رہے -

۶ - مندرجہ بالا بزرگون کے علاوہ اور بہی بہت سے دوست اور مہمان اس ہفتہ مین آتے جاتے رہے -

۷ - آج صبح کی سیر سے جب حضرت اقدس تشریف لائے تو مسٹر ڈی ڈکسن صاحب سیاح تشریف لائے جن کے متعلق مفصل حالات اگلی اشاعت مین ہونگے -

دارالامان کی ایک شام

از مفتی محمد صادق صاحب

۱۴ نومبر ۱۹۰۱ء

حضرت اقدس بعد از نماز مغرب حسب معمول بیٹھے تھے ایک شخص پیش ہوا جو دل سے مسلمان ہو چکا تھا مگر بعض وجوہات کے سبب سے بظاہر حالت کفر میں رہتا تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا دنیا چند روزہ ہے شہادت کو چھپانا اچھا نہیں دیکھو بادشاہ کے پاس جب کوئی تحفہ لے کر جائے مثلاً سیب ہی ہو اور سیب ایکطرف سے داغی ہو تو وہ اس تحفہ پر کیا حاصل کر سکے گا مخفی ہونے میں بہت سے حقوق تلف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز باجماعت بیمار کی عیادت۔ جنازہ کی نماز۔ عیدین کی نماز وغیرہ یہ سب حقوق مخفی رہ کر کیونکر ادا کیے جا سکتے ہیں۔ مخفی رہنے میں ایمان کی کمزوری ہے۔ انسان اپنے ظاہری فوائد کو دیکھتا ہے مگر وہ بڑی غلطی کرتا ہے کیا تم ڈرتے ہو کہ سچی شہادت کے ادا کرنے سے تمہاری روزی جاتی رہے گی۔ خدا تعالے فرماتا ہے سماز فی السماء رزقکم وما توعدون فورب السماء انه لحق تمہارا رزق آسمان میں ہے ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے یہ سچ ہے زمین پر خدا کے سوا کون ہے جو اس رزق کو بند کر سکے یا کھول سکے اور فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین نیکوں کا وہ آپ والی بنجاتا ہے پس کون ہے جو مرد صالح کو ضرر دے سکے اور اگر کوئی مصیبت یا تکلیف انسان پر آ پڑے من یتق اللہ یجعل له مخرجا جو خدا کے آگے تقوی اختیار کرتا ہے خدا اس کیلیے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا ویرزقه من حیث لا یحتسب وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال وگمان بھی نہیں ہوتا یہ اللہ تعالے کے وعدے ہیں وعدوں کے سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے پس خدا پر ایمان لاؤ خدا سے ڈرنیوالے ہرگز ضائع نہیں ہوتے یجعل له مخرجا یہ ایک وسیع بشارت ہے تم تقوی اختیار کرو۔ خدا تمہارا کفیل ہوگا اسکا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کر دیگا۔

مخفی رہنا ایمان میں ایک نقص ہے۔ جو مصیبت آتی ہے اپنی کمزوری سے آتی ہے دیکھو آگ دوسروں کو کھا جاتی ہے پر ابراھیم کو نہ کھا سکی۔ مگر خدا کی راہ بغیر تقوی کے نہیں کھلتی۔ معجزات دیکھنے ہوں تو تقوی اختیار کرو ایک وہ لوگ ہیں جو ہر وقت معجزات دیکھتے ہیں۔ دیکھو آج کل میں عربی کتاب اور اشتہار لکھ رہا ہوں اس کے لکھنے میں سطر سطر میں میں معجزہ دیکھتا ہوں۔ جبکہ میں لکھتا لکھتا اٹک جاتا ہوں تو مناسب موقع فصیح وبلیغ پر معانی ومعارف فقرات والفاظ خدا کیطرف سے الہام ہوتے ہیں اور اسی طرح عبارتیں کی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔ اگرچہ میں اسکو لوگوں کی تسلی کے لیے پیش نہیں کر سکتا مگر میرے لیے یہ ایک کافی معجزہ ہے اگر میں اثبات پر قسم بھی کھا کر کہوں کہ مجھ سے پچاس ہزار معجزہ خدا نے ظاہر کرایا تب بھی جھوٹ ہرگز نہ ہوگا ہر ایک پہلو میں ہم پر خدا کی تائیدات کی بارش ہو رہی ہے۔ عجب تر ان لوگوں کے دل ہیں جو ہمکو مفتری کہتے ہیں مگر وہ کیا کریں ولی را ولی می شناسد کوئی تقوی کے بغیر نہیں کیونکہ جو پہلے رات کو چوری کے لیے نکلتا ہے اگر راہ میں گوشہ کے اندر وہ کسی ولی کو بھی دیکھے جو عبادت کر رہا ہو وہ بھی سمجھیگا کہ یہ بھی میری طرح کوئی چور ہے۔ خدا عمیق در عمیق چھپا ہوا ہے اور ایسا ہی وہ ظاہر در ظاہر ہے اسکا ظہور اتنا ہوا کہ وہ مخفی ہو گیا جیسا سورج کہ اسکی طرف کوئی دیکھ نہیں سکتا خدا کا پتہ حق الیقین کے ساتھ نہیں پا سکتے جب تک کہ تقوی کی راہ میں قدم نہ ماریں۔ دلائل کے ساتھ ایمان قوی نہیں ہو سکتا بغیر خدا کی آیات دیکھنے کے ایمان پورا نہیں ہو سکتا یہ اچھا نہیں کہ کچھ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا ہو۔ صحابہ کو دیکھو کسطرح اپنی جانیں نثار کیں ابوبکر جب ایمان لایا تو اس نے دنیا کا کونسا فائدہ دیکھا تھا۔ جان کا خطرہ تھا اور ابتلا بڑھتا جاتا تھا مگر صحابہ نے صدق خوب دکھایا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے وہ کملی اوڑھے بیٹھا تھا کسی نے اسکو کچھ کہا عمر پاس سے دیکھتے تھے انہوں نے فرمایا اس شخص کی عزت کرو میں نے اسکو دیکھا ہے کہ یہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور اس کے آگے پیچھے کئی نوکر چلتے تھے صرف دین کی خاطر اس نے ہجرت کی۔ دراصل یہ آنحضرت صلعم کی روحانیت کا زور تھا جو صحابہ میں داخل ہوا اسکا کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہر امر میں ایک کشش ہوتی ہے دیکھو دیوار کی اینٹوں میں ایک کشش ہے ورنہ اینٹ اینٹ الگ ہو جائے ایسی ہی ایک جماعت میں ایک کشش ہوتی ہے یہ ہوتا آیا ہے کہ ہر نبی کی جماعت میں سے کچھ لوگ مرتد بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسا ہی موسی اور عیسی اور آنحضرت کی جماعت کے ساتھ ہوا ان لوگوں کا مادہ خبیث ہوتا ہے اور ان کا حصہ شیطان کے ساتھ ہوتا ہے مگر جو لوگ اس صداقت کے وارث ہوتے ہیں وہ ہمیں قائم رہتے ہیں غرض خدا کی راہ میں شجاع بنو انسان کو چاہیے کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہونگا۔ بھروسہ کرنیوالا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی دعا کرے اور دعا کراوے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔ سارے کے سارے خدا کے ہو جاؤ۔ دیکھو کوئی کیسی دعوت کرے اور بخش بخش کر بہت روٹی لیجائے تم سے کون کھائیگا وہ تو اٹھا مارکھانے لگا۔ باطن بھی سنوارو اور ظاہر بھی درست کرو انسان اعمال سے ترقی نہیں کر سکتا آنحضرت صلعم

برقی قوت سے سزائے موت

اخبارات نیویارک نے مفصل حال آلہ برقی سے ہلاکت کا لکھا ہے اتنے اتنے بڑے آرٹیکل نکلے ہیں جنمیں بیس بیس ہزار الفاظ ہیں۔ ایک قانون پاس ہوا کہ رپورٹر وقت پر آسکیں لہذا دو موقع ایسے حاصل ہوئے جسے حکم موت ہوتا ہے وہ خانہ اجل میں رکھا جاتا ہے یہی نام مکان ہے کونسلی اور اعزہ مل سکتے ہیں کٹھرے مثل درندہ جانوروں کے رہتے ہیں جب ایک کو سزا دینے لے جاتے ہیں تو وہ دوسری کٹھرون پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اور قیدی جلوس نہ دیکھیں بند راہ کا کمرہ کبھی کھولا نہیں جاتا دیکھنے والوں کے لئے بنچ ڈالدیجاتی ہے یہ کمرہ روشن ہوادار وسیع ہے مجرم کی کرسی چوبی ہوتی ہے ہتنے چوڑے ہوتے ہیں گردن بازو پاؤں کے لئے تسمے بندھے رہتے ہیں اوپر معدنی دھات کی سلاخ ہوتی ہے جس سے برقی قوت کا اثر ہوتا ہے اور سر سے پاؤں تک گذر جاتا ہے وقت سزا سے پیشتر یہ کل جو آخری حصۂ عمارت میں ہے چلائی جاتی ہے باہر عوام انجن کے کمرے کے دھوین کا انتظار کرتے ہیں۔ انجنیر آلات درست کرتا ہے برقی روشنی کے لمپ کرسی کے ستھون میں باندھتا ہے انجن کے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے فوراً لمپ روشن کردئے جاتے ہیں کہ سامان درست ہے وارڈر ایک مختصر ایڈریس دیتا ہے نیچے دروازے کی دستک سننے میں آتی ہے یہ کھل جاتا ہے۔ محافظ مجرمین مسکراتا ہوا آتا ہے پیچھے مجرم جھکا ہوا ہوتا ہے اسکا پتلون ایک جانب گھٹنوں تک پھاڑ ڈالا جاتا ہے کہ برقی اثر خوب پہنچے۔ یہ کرسی پر بیٹھ جاتا ہے گارد کے تین آدمی ہاتھ پاؤں بازو سے تسمے باندھتے ہیں اوپر خود پہنایا جاتا ہے جسمیں مقناطیسی قوت کا تار ہے ایک منٹ سے کم صرف ہوتا ہے اشارے پر گارد پیچھے ہٹتے ہیں محافظ اشارہ کرتا ہے ایک قیدی جو پوشیدہ ہوتا ہے برقی اس جانب کو گھماتا ہے لاش فوراً تڑپ جاتی ہے جب مقناطیسی قوت کا اثر ہوتا ہے اگر تسمے نہ بندھے ہوں تو بلند اڑ جاتی ہے اس کی بعد چر چراہٹ سننے میں آتی ہے تشنج نہ ہونے سے ظاہر ہے درد نہیں ہوتا۔ اس کے بعد کراہنے کی آواز آتی ہے جو پھیپھڑے کے بخارات نکلنے سے پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر دوبارہ سہ بارہ برقی اثر پہونچاتا ہے۔ مردہ کرسی پر ہوتا ہے چاروں طرف عالم خموشاں۔ پھر ڈاکٹر دلی حرکت کو دیکھتا ہے۔ پھر دو قیدی پردے سے آکر لاش لے جاتے ہیں بستر پر ڈاکٹر لاش چاک کرکے دیکھتے ہیں کہاں کہاں برقی قوت کا اثر پڑا۔

سائنس کا تازہ کرشمہ۔

بیسویں صدی سچ سچ برقی صدی ثابت ہوکر رہے گی۔ وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ روٹی پکانے۔ کنواں چلانے۔ کپڑا بننے۔ آٹا پیسنے۔ ہل چلانے۔ مکانات روشن کرنے۔ بیماروں کو تندرست کرنے کا کام عام طور پر بجلی سے لیا جائے گا۔ لیکن تازہ دریافت بجلی کے علم میں یہ ہوئی ہے کہ مچھلیاں پکڑنے کا بھی کام اس سے لیا جاتا ہے۔ اس دریافت سے ماہی گیری کے فن میں انقلاب عظیم ہونیوالا ہے بڑے بڑے جہاز اور مچھلیاں پکڑنے کے آلے سب متروک ہوجائیں گے بجائے ان کے چند برقی انجنیر سمندر میں جائیں گے اور ایک بٹن دباتے ہی ہزارہا مچھلیاں آپ سے آپ تختہ پر آکر چمٹ جائینگی۔ بجلی کی یہ جدید طاقت یونیورسٹی کے دو طالبعلموں نے دریافت کی ہے۔ اگرچہ یہ خاص قسم کی روشنی مدت سے معلوم تھی لیکن ماہی گیری میں اس کا استعمال نیا تجربہ ہے۔ چند سال سے یہ روشنی غوطہ خوروں کے لیے بہت کار آمد ثابت ہوئی ہے اس سے پہلے انکو بالکل تاریکی میں کام کرنا پڑتا تھا۔ یا انکیسو یچاس بتی کی طاقت کی روشنی کا لیمپ ساتھ لے جانے پڑتے تھے۔

پولیس اور گاڑی والے

چند ہفتوں کا ذکر ہے کہ کلکتہ میں کرایہ کی گاڑی چلانے والوں نے باہمی اتفاق سے کام کر دیا تھا۔ گورنمنٹ نے انکو یقین دلایا کہ ان کی فریاد سنی جائیگی چنانچہ مسٹر لائیل تحقیقات کے لیے مقرر ہوئے جنکی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ واقعی ان پر ظلم ہوتا تھا۔ پولیس والے ناک میں دم کرتے تھے۔ نیز انجمن ہمدردی حیوانات کے ایجنٹ رشوتیں لیتے تھے۔ ایک گاڑیوالے ہی سے مسٹر لائل نے معلوم کیا کہ بارہ روپے مہینہ پولیس والوں کو رشوت میں دینا پڑتا تھا۔ گورنمنٹ نے افسوس ظاہر کیا کہ ان مظالم کے لیے سٹرائک کی ضرورت ہوئی۔ تین پولیس میں سزایاب ہوئے بیس کو موقوفی اور محکمہ کیطرف سے سزا ملی اور آئیندہ سے راستوں کی پولیس پر معقول نگرانی رکھی جائے گی۔

مطبوعات

۱) **ازالہ اوہام** طبع ہو رہا ہے چونکہ ازالہ اوہام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امتحانی کورس میں داخل فرمایا ہے اور اسکی کوئی کاپی فروختنی موجود نہیں ہے اس لئے حضرت اقدس کی اجازت سے اسکا دوسرا ایڈیشن چھپایا جاتا ہے درخواستیں درج رجسٹر ہو رہی ہیں کیونکہ صرف چار سو جلدیں طبع ہونگی۔

۲) فیصلہ آسمانی قیمت ۲ ؍ چھپ کر فروخت ہو رہا ہے ایسا ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب کے دو خط قیمت ۲ ؍ اور **رسالہ دعا** قیمت ۲ ؍ آخر الذکر رسالوں کی تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں ان کتابوں کے متعلق تمام درخواستیں دفتر الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب کے پاس آنی چاہئیں۔

۳۔ جدید قاعدہ یسرنا القرآن ختم ہوگیا صرف ٹائیٹل پیج باقی ہے جلد اسکی اشاعت ہو جائیگی۔

۴۔ **تفسیر القرآن** کا دوسرا پارہ زیر طبع ہے آخر نومبر ۱۹۰۱ء تک جن بزرگوں کی قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ ۱۲ یا علاوہ محصول ڈاک عہ آ جائیگی ان کو عہ قیمت علاوہ محصول ڈاک پر ملے گا۔ نومبر ۱۹۰۱ء کے اخیر تک پیشگی کی میعاد ہے۔

مدرسہ کا چندہ

گذشتہ کئی مہینوں سے مدرسہ کے چندہ کی رسید زر شایع نہیں ہوئی اس لحاظ سے بھی کہ وہ بہت ہی کم نام تھے اور کچھ عدم گنجایش کی وجہ سے ہم اگلی اشاعت سے یکجائی طور پر شایع کر دینگے ان شاء اللہ العزیز

الحکم کے متعلق۔ نومبر نصف سے زیادہ گذر گیا ہے ابھی تک جیسا ہم نے کسی پچھلی اشاعت میں ذکر کیا تھا ساڑھے ۴۰۰ سو روپیہ کے قریب خریداران الحکم کے ذمہ بقایا ہے اور وہ نومبر کے آخر تک وصول ہونا چاہیے کیونکہ ۱۰ ؍ دسمبر کا پرچہ ان بزرگوں کے نام جن کو ۔ ۔ ۔ سال گذشتہ میں سرکلر لیٹر کی اشاعت کے بعد وی۔ پی روانہ کیا گیا تھا ۱۹۰۲ء کی قیمت وصول کرنے کے لئے روانہ کیا جاوے گا۔ امید ہے وہ حسب دستور خود وصول فرما کر کارخانہ کی اعانت فرماوینگے خاکسار ایڈیٹران کی بروقت اعانت فرمائی کا مشکور ہے

جزاھم اللہ احسن الجزا

۲۔ توسیع اشاعت الحکم کے متعلق بہت کم توجگی سے کام لیا جا رہا ہے جیسا کہ امید تھی کہ **ہمارا اور آپ کا فرض** والی چٹھی پورے طور پر متوجہ کریگی ابھی تک اس کا اثر کم محسوس ہوتا ہے۔

ناظرین الحکم یاد رکھیں کہ الحکم اس نسبت کی وجہ سے جو اسکے نام اور کام کو حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان کے ساتھ ہے خدا کے فضل سے نا امید نہیں اور اسے یقین ہے کہ اس کی مدد کیجاویگی مگر اسوقت اس کی مدد کرنیوالوں کے لئے ثواب عظیم ہے۔ کیونکہ

بہ مفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضائی آسمان است این بہرحالت شود پیدا

اس ہفتہ میں صرف مندرجہ ذیل بزرگوں نے اس کی توسیع اشاعت کے خطوط بھیجے ہیں

۱) جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی
۲) جناب سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن
۳) ماسٹر [illegible] سکول بیگو سرائے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دوسروں کو انکی تقلید کی توفیق۔ آمین

۳۔ اخبار کے وی پی سال کے ختم ہونے کے قریب آ کر بھی واپس کرنے والوں کا یہ قابل شرم ہتکا کہ ڈاک خانہ کا نوٹس لے لیا اور خاموش ہو رہے اخبار کے حق میں سخت خطرناک ہے وہ بزرگ جو قیمت نہیں دیتے اور اخبار کو وی پی واپس فرمانے کی تکلیف خود گوارا فرما کر مطبع کو الگ زیر بار کرتے ہیں کیوں اخبار پڑھنے کی تکلیف سے ہی نجات نہیں پاتے اگرچہ ہمارے یہ الفاظ ان بزرگوں کو ناگوار گذرینگے مگر براہ کرم وہ کوئی الحکم کے چلانے والے کو بھی تو کیمیا کا نسخہ بتا دیں جس سے **کاغذ۔ محصول ڈاک۔ کاتبوں** اور **چھاپنے والوں** اور دوسری ضروریات ادا ہو جایا کریں امید ہے کہ وہ توجہ فرماوینگے۔

طلباء مدارس کی کوتہ نظری اور اسکا علاج

ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو رام سوامی آئنگر چشم ہیں انہوں نے طلباء مدارس کی بصارت چشم پر بعد تحقیق و تدقیق حال میں ایک دلچسپ رپورٹ مشتہر کی ہے ڈاکٹر صاحب نے تحقیق حالات کے لئے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا تھا اور وہ اسی غرض سے لاہور بھی آئے تھے صاحب موصوف کے خیال میں طلباء مدارس کی آنکھوں کی بصارت اس کام کے لئے کافی طاقتور نہیں ہے جسے بسا اوقات انہیں انجام دینا پڑتا ہے قریب سے اشیاء دیکھنے کی عادت روز ترقی ہے جوں جوں تعلیمی زندگی طوالت پکڑتی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی مائی اوپیا (کوتاہ نظری) کا مرض بھی مستقل طور سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے یہ مرض ابتدائی جماعتوں میں کم ہوتا ہے لیکن اعلیٰ اور کالج کلاسوں میں بتدریج زیادہ ہوتا جاتا ہے اکثر مدارس میں طلباء پر ان کی بساط سے بڑھ کر بوجھ لادا جاتا ہے مدرسے میں سات گھنٹے لگاتار تعلیم پانے کے علاوہ انہیں کمرہ پر بھی اپنا اور مدرسہ کا کام کرنا پڑتا ہے سہ ماہی ششماہی اور سالانہ امتحانات کی تیاری اس بوجھ کو اور بھی ناقابل برداشت بنا دیتی ہے مزید براں بعض حالتوں میں طلباء کو اپنی بسر اوقات و گزارہ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں اگر ان تمام تکالیف اور صعوبتوں پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالی جائے تو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ طلباء کی صحت اور انکی آنکھوں کی بصارت کسقدر معرض خطر میں ہے؟ ڈاکٹر آئنگر سفارش کرتے ہیں کہ مدرسے کا تمام کام دن کی روشنی میں ختم کر لینا چاہیے کیونکہ رات کی مصنوعی روشنی ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے مدارس کے کمرے بھی ہوادار اور روشن ہونے چاہییں تاکہ نگاہ کو کتاب کے پڑھنے میں دقت نہ ہو نگاہ کا کام کم اور وقفہ سے ہونا چاہیے اس وقفہ میں آنکھوں کو آرام کرنیکا موقع ملیگا علاوہ بریں بچوں کی آنکھیں ایسی کمزور ہوتی ہیں۔ ۔

نصرت خداوندی کے جذب کا طریق

یہ ایک خطبہ کا خلاصہ یا حاصل المطلب ہے جو ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے جمعہ میں حضرت مولانا و مخدومنا مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا اور ایڈیٹر الحکم نے ناظرین الحکم کے لیے اپنے الفاظ اور طرز میں لکھا

ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔ الحج۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے جو نصرت الٰہی کے جذب کا اصول ہے غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ وہ کون لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی نصرت سے حصہ لیتے ہیں ٭ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اللہ تعالےٰ ضرور ضرور ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اسکو مدد دیتے ہیں ۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ کو مدد دینے میں کوئی ضعف نہیں آتا وہ بڑا قوت والا ہے اور جسکو خدا مدد دیتا ہے وہ اپنے مخالف پر غالب ہو جاتا ہے اور معزز بنتا ہے۔

اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں ناصر اور مددگار وہی ہوتے ہیں جنکو وہ دیکھتا ہے کہ اگر انکو غلبہ دے تو نمازوں کو قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ نیک باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں ۔ اور سب کاموں کی باگ آخر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے ان آیات میں اللہ جل شانہ نے ایک عظیم الشان اصول بتایا ہے کہ کونسی قوم دنیا میں سرسبز ہوتی ہے مولیٰ کس کا ناصر ہوتا ہے اور کسے ہلاکت کے لیے چھوڑ دیتا ہے ۔ جن لوگوں کو دیکھتا ہے کہ خدا کی طرف سے مدد پانے کے بعد اسکا جلال ظاہر کریں گے نمازوں کو پڑھیں گے زکوٰۃ دیں گے یعنی اللہ تعالےٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی نگہداشت کریں گے انھیں متمکن اور غالب کرتا ہے۔

سوچو ! اور خوب غور کرو۔

جب دو قومیں لڑتی ہیں دونوں بہ حیثیت مخلوق ہونے کے یکساں قوتیں کھینچ سکتی ہیں ۔ مگر تجربہ نے ہمیں بتایا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسے اوراق موجود ہیں جنمیں نصرت الٰہی کی ایک دلکش اور بے نظیر تصویر موجود ہے ۔ ایکطرف سے ایک شخص اٹھتا ہے بالکل بے کس بے بس۔ نہ کوئی طاقت اس کے ساتھ ہے نہ اپنی جمعیت اور سامان پر اسے کوئی ناز ہے پورے معنوں میں کمزور و ناتوان دوسری طرف اس کے مقابلہ کو ایک کثیر جماعت نکلی ہے جو پورے طور پر سامان حرب و ضرب سے مسلح ہے مگر جب میدان میں نکلتے ہیں تو قدرت خداوندی کا کوئی کرشمہ اور نظر آتا ہے وہ لاکھوں انسان ہیں **ایک** کے مقابلہ میں بھیڑ بکری کی طرح ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ تنہا و یکہ جسے مہجور القوم کہا جاتا تھا مظفر و منصور ہو جاتا ہے ۔ اس میں سر کیا ہے ؟ کہ ایک انسان کی خاطر اسقدر مخلوق ذبح ہو جاتی ہے اور خدا تعالےٰ اسکے لیے پاک ہواؤں کو وبائی ہواؤں سے تبدیل کر دیتا ہے اور آباد اور اونچی زمینوں کو چٹیل میدان بنا دیتا ہے اسمیں یہی راز ہے کہ

خدا غیور خدا ہے

وہ آسمان سے دیکھتا ہے کہ ایک دل اسکی خلافت کے قابل ہے اور وہ

خدا نما آئینہ ہے

پس اس کے مقابل لاکھوں انسانوں کو کتے کے برابر نہیں سمجھتا ۔ اسی کیطرف اشارہ کر کے فرماتا ہے

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم

انکو سنا دے کہ خدا کو تمھاری کچھ بھی پروا نہیں ہے اگر تم اسکو پکار نیوالے نہیں

غرض اللہ تعالےٰ کو اپنی عزت اور عظمت مطلوب ہے جو لوگ اللہ تعالےٰ کی بزرگی نہیں کرتے انکو لا شئے جانتا ہے ۔ اسی اصول پر ہم خدا تعالےٰ کی اس سنت جاریہ کو حضرت آدم سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہما السلام تک برابر قائم دیکھتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر ان اسرار اور غوامض کی تہ تک ہم پہنچ بھی نہ سکیں اور دقیق ثبوت ہمارے ہاتھ میں نہ ہوں کہ ایسا کیوں ہوتا رہا تو بھی یہ سنت استقرا کا کام دیتی ہے ۔ اور جو کچھ خدا کے صحیفوں میں ہم لکھا ہوا پاتے ہیں وہی ہمیں اس کے اٹل فعلوں سے ملتا ہے

ایک قوم نے **لا الٰہ الا اللہ** اور **ایاہ فاعبد** کا دعویٰ کیا قوموں نے اس کا خلاف کیا وہ راستباز باوجود ہر قسم کے ضعف بے سامانی اور ناتوانی کے کوئی ایسا دعویٰ نہ کر سکتے تھے کہ وہ جیت جائینگے

اور نہ زمانہ کے مدبر اور اہل الرائے جو مادی اسباب کے فرزند تھے انکی کامیابی اور آخری جیت کا گمان کر سکتے تھے مگر انھوں نے اس بے سروسامانی اور ناتوانی میں کہا کہ

ہم جیت جائینگے

زمانہ کی ایک لمبی دوڑ نے آخر دکھا دیا کہ وہ جو بیکس و بے بس اور ہمہ ضعف تھے آخر **کامیاب** ہو گئے

ان راستبازوں کے سردار افضل الرسل حضرت **محمد رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات نے تو عجیب فوق العادت ثبوت اس امر کا دیا۔

تاریخ پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ **عرب** ایسی باغیرت۔ مصر اور جنگجو قوم کے مقابلہ میں ایسے کیسی نمایاں اور درخشان فتح حاصل ہوئی۔ اور وہ رائی کا دانہ کیسا پہاڑ بنا جو ساری دنیا پر محیط ہو گیا اور جسنی بڑے بڑے پہاڑوں کو چکنا چور کر دیا +

الغرض

اسی اصول پر ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قریب تھا کہ دنیا کا وہی حال ہو جائے۔ برسات کے کیڑوں کیطرح ناشکر گذار قوموں نے زور کیا۔ مگر آخر خدا تعالے نے آسمان پر سے زمین پر نگاہ کی اور **صدیق** کے دلکو منتخب فرمایا۔ اسکی تائید اور نصرت فرمائی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ **مسلیمہ** رہا نہ **اسود عنسی** رہا اب دیکھلو یہ کس قدر عظیم الشان ثبوت ہے ناصر اور منصور ہونے کا۔ **ابوبکر صدیق** کو بالذات اور ان کے اتباع سے تمام صحابہ کبار کو آنحضرت صلعم کی برکات و خیرات کا وارث کر دینا اور دشمنوں پر پورا غلبہ دینا بتاتا ہے کہ وہ خدا کے ناصر تھے اور اُن کے منصور ہونے سے یہ نظر آتا ہے کہ خدا نے اُنکو دیکھ لیا تھا کہ اگر زمین میں انکو قدرت دیگی تو یہ نماز کو قائم کریں گے زکوۃ دیں گے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے

اگر کوئی رافضی یہ کہے کہ جو لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر متمکن ہوئے وہ معاذ اللہ راستباز نہ تھے تو وہ خدا کے اس کلام کو جھٹلاتا اور خدا کے کلمات اور کام کو پاؤں کے نیچے کچلتا ہے۔

کیونکہ خدا کے کلام اور کام کی پیروی سے اور پھر واقعات صحیحہ کی شہادت سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ وہ خدا کے شعائر کے مؤید تھے اور خدا تعالے کی نصرت کے لئے اٹھے اس لئے خدا اُنکا ناصر ہو گیا۔

پس

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نصرت الٰہی کے جذب کرنے کا طریق یہی ہے کہ شعائر اللہ کی عظمت کو قائم کیا جاوے اور اپنی عملی حالت سے اسکی تائید کی جاوے خدا تعالے پھر نصرت کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

اسوقت بھی اسی رنگ میں پھر ایک دعوی کیا گیا ہے جس رنگ میں **محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم** کا دعوی تھا ٹھیک اسی قسم کی حالت اور وقت میں یہ دعوی کیا گیا ہے اور **محمد** صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اسم **احمد** کے رنگ میں مدعی کھڑا ہوا ہے + وہ کہتا ہے کہ میں **منصور** ہوں خدا تعالی کی تائیدیں اور نصرتیں میرے ساتھ ہیں اس کے اس دعوی کے لیے ہمیں یہ ضرور نہیں ہے کہ ہم یہ دیکھیں آیا وہ منصور ہوتا ہے یا نہیں۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ خدا تعالے کے دین اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسولوں کا ناصر ہے یا نہیں ؟ اگر وہ اُنکا **ناصر** ہے تو اسکے **منصور** ہونے میں کلام ہی کیا ہو سکتا ہے ؟ ۔

اور اس امر کے ثبوت میں ہمیں کسی لمبی بحث کی ضرورت نہیں **زمانہ** دیکھ چکا ہے اور خود پکار اُٹھا ہے کہ وہ دین کا **ناصر** ہے یہانتک کہ وہ تلخ دشمن جو آج اس کے قتل کے فتوے دیتے ہیں اور ہر ایک قسم کے ظلم و ستم اسپر توڑے جانے روا رکھتے ہیں اپنے ہاتھ کاٹ چکے ہیں اور تسلیم کر چکے ہیں کہ

اسلام کی مالی۔ جانی۔ قالی۔ حالی لسانی نصرت میں اسکا کوئی نظیر نہیں۔

پھر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ جب تم اسے اسلام کا لانظیر ناصر مانتے ہو تو کیا خدا کو جھٹلاتے ہو جو کہتا ہے کہ میں انکا ضرور ناصر و حامی ہوتا جو نصرت میری کرتے ہیں +

پھر اس کے منصور ہونے کا دعوی بھی خیالی رنگ میں نہیں رہا بلکہ وہ واقعات کی کسوٹی پر کسا جا چکا ہے۔

یہ تنہا اور چھوڑا ہوا چھوٹے سے گاؤں میں جسمیں کوئی سلح خانہ نہیں اندرونی اور بیرونی دشمن ٹڈی دل کیطرح ٹھیک اسی طرح جسطرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اُٹھے تھے اس کے مقابلہ کے لیے موجود ہر ایک پورے زور اور عزم سے اٹھا کہ میں اس کو ہلاک کر کے رہوں گا کوئی شعر کے ہتھیار کوئی نثر کے اوزار کوئی رسالوں اور اشتہاروں کے آلات کوئی مقدمات اور جھوٹی مخبریوں کے تیر و تفنگ لیکر نکلا اور سارے ترکش انھوں نے خالی کیے اور سیدھے سینہ پر چھوڑے مگر یہ خدا کا پہلوان اسکی نصرتوں اور تائیدوں کے سایہ میں ہر طرح مامون اور محفوظ رہ کر بڑھ بڑھ کر پکارتا ہے

چہ ہیبتہا بدادند ایں جواں را
کہ ناید کس بمیدان محمدؐ

کیا آجتک کوئی ایک بھی ہوا جو اسکے مقابلہ میں آتا۔ بڑے بڑے مولوی تھے غزنویوں کی مسجد بھی نمازیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور مسجدوں میں لمبے چوڑے جبّے قلّے پہنے ہوئے اور عمامہ پوش مولوی موجود ہوتے ہیں مگر بات کیا ہے کہ وہ ان نصرتوں سے

محروم ہیں۔ ؟

میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان لمبی نمازوں اور تسبیحوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ خدا پر ایمان **غیرت** کو چاہتا ہے کوئی نماز روزہ اور بڑی زکوٰۃ سے سرخرو نہیں ہو سکتا جبتک اُس میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ خدا کبھی دیوث مسلمان کو پسند نہیں کر سکتا۔ دیکھو کیا یہ ستم اسلام پر نہیں توڑا جاتا کہ

سید المعصومین اور راستبازوں کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریدہ دہن لوگوں نے معاذ اللہ معاذ اللہ زانی۔ ڈاکو۔ فاسق کہا + جسکو سنکر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اُٹھتا ہے اور زہرہ گداز ہو جاتا ہے۔

قرآن کو جھوٹی کتاب کہا جاتا ہے ایسے نور کو تاریکی کا جن کہا جاتا ہے پر یہ لوگ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بڑھیوں کی طرح چرخہ کاتتے رہتے ہیں۔ کوئی اپنی جگہ سے نہیں اُٹھتا۔ جو دین کی غیرت کھا کر میدان میں نکلے اور اپنے زور **قلم** سے عدو کا منہ بند کرے۔ انکی خاموشی اور بے پروائی نے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔

مگر

خدا کا یہ راستباز سولہ سترہ برس کی عمر سے یہ غیرت کھا کر اُٹھا اور اس نے ہر ممکن طریق سے انکا منہ بند کیا۔ وہ جب سے بولا اور جب سے اُس نے **قلم** ہاتھ میں لیا دین کی اشاعت اور مخالفوں کا ذب و دفاع اُسکا شعار رہا + جسکا اس کے دشمنوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ پس اسکی یہ للہی خدمت اسکی یہ غیرت دینی نبیوں اور رسولوں کی تطہیر کے لیے اپنی جان و مال و آبرو خطرہ میں ڈال دینا کیا

نصرت الٰہی کے جذب کا موجب نہ ہو سکتا تھا ؟۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سبھی انبیا علیہم السلام کی جو تطہیر کی ہے اُنکی روحیں اسکی نصرت کے لیے خدا کے حضور چلا رہی ہیں۔ اور اسپر درود پڑھتی ہیں اگر وہ نبی راستباز اور خدا کے مقرب تھے ؟ اور ضرور تھے ؟ اگر اُنکی دعائیں کچھ اثر رکھتی ہیں اور ضرور رکھتی ہیں ہے اور ضرور ہے اگر خدا اپنے ناصروں کا ناصر ہوتا ہے ؟ اور ضرور ہوتا ہے تو

سن رکھو یہ مرزا غلام احمد
خدا کی نصرتیں اسکے شامل
حال ہوں آمین منصور

ہو کر رہیگا اور سچ پوچھو تو **ہو گیا** کیوں ؟ وہ دینی غیرت اور حرارت جو اس انسان کامل میں ہے جنوب میں شمال میں مشرق میں مغرب میں کسی مولوی ملا یا صوفی درویش میں بتاؤ یقیناً کسی میں نہیں

کیا یہ قادر نہ تھا کہ صوفیوں کی سی نرم نرم باتیں کرتا کسی مخالف دین کے جواب کے لیے قلم نہ اُٹھاتا اگر وہ اس راہ پر چلتا اور اسکے دنیا مقصود ہوتی تو وہ اس راہ کو پسند کرتا میں سچ کہتا ہوں کہ

دنیا اس کے قدم چومتی

مگر

میرے دوستو ! اُسے بُت بننے کی خواہش نہ تھی وہ بت شکن ہو کر آیا تھا اس لیے اس نے ان تمام بدعات اور مشرکانہ رسومات کے توڑنے اور اسلام کی گئی گذری عزت کے بحال کرنے اور قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی **عزت** اور جلال کے لیے اور مردہ پرست ملت کے فتنے سے دنیا کو بچانیکے لیے میدان میں نکلنا پسند کیا اور ہر قسم کی تکلیف و مصیبت کا آماجگاہ بننا چاہا۔ اور پورے شوق اور جذبہ

سے پکار اُٹھا

ہمہ خلقِ جہاں خواہد برائے نفسِ خود عزت
خلاف من کہ می خواہم براہ یار ذلت را

میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپکا فرماتے تھے مجھے اسبات کی کچھ بھی پروا نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں یا میری جائیداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاوے

غرض

میرے دوستو ! تم دیکھتے ہو کہ وہ کسطرح اپنے آرام اور سُکھ کو چھوڑ کر رات دن اسی کام میں لگا رہتا ہے کہ کسطرح نبی کریم م کی عزت و جلال ظاہر ہو ساری ساری رات بیٹھا رہتا ہے اور باوجود بیماریوں کے آئے دن کے حملے نہیں گھبراتا اور نہیں اُکتاتا ہر بیماری کا دورہ اُسکی ہمت میں ایک اور قوت عطا کرتا ہے اور وہ آگے سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے ہر نیا دن اسکے قلم میں ایک جدید شوکت اور اسکے علم میں ایک نئی بات سامنے لاتا ہے بلکہ ہر لحظہ و ہر آن وہ بڑھتا جاتا ہے۔

یہ خدا کی نصرت نہیں تو کیا ہے ؟

پس ہماری جماعت کے لیے اس سے عظیم الشان سبق ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سب کی روحوں میں یہ اضطراب پیدا ہو جاوے کہ خدا کی کتاب اور اسکے رسول کریم ص کی عزت و جلال کا قائم کرنا مقصود ہو جاوے چونکہ یہ زمانہ قلم کا زمانہ ہے اور اسلام کے مقابلہ میں قلم ہی کا ہتھیار نکلا ہے پس قلم کے مقابلہ کے لیے قلم ہی سے کام لو۔ اور نہیں تو اہل قلم کی نصرت اور تائید میں لگ جاؤ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی چال چلن اور اعمال سے دکھاؤ کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہو نماز و نکو قائم کرنیوالے اور زکوٰتوں کو دینے والے ہو۔

کیونکہ سب سے پہلے تو یہی ضروری امر ہے کہ تم اپنے پاک نمونوں سے قرآن کریم کی جلال کو ظاہر کرو۔ خدا کرے کہ ہم سبکو یہ توفیق ملے اور ہمارے امام کی تیم سبتی اور سخت تھا دعائیں قبول ہوں جو وہ اپنی جماعت کی

اردو میگزین کی تجویز

الحکم کے کسی گذشتہ پرچہ میں میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر اپنی جماعت کے اردو خواں دوست پسند کریں تو انگریزی میگزین کے علاوہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے ایک اردو میگزین سہ ماہی شائع ہوا کرے اسپر بعض احباب نے تو اسمیں بہت خواہش ظاہر کی یہانتک کہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اشاعت انگریزی میگزین کے ساتھ ساتھ چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ اسوقت تک جو قریبًا ایک ماہ تجویز اشاعت کو ہوچکا ہے صرف تیس درخواستیں میرے پاس پہونچی ہیں۔ میں یہ توقیں نہیں کرسکتا کہ ان احباب کے علاوہ ہماری جماعت میں کوئی اور ایسا شخص نہیں جو میگزین کے مضامین کو اپنے پاس نہ رکھنا چاہتا ہو۔ بلکہ اردو مضامین اس کے اس قابل ہیں کہ جو احباب انگریزی رسالہ خرید یں وہ بھی ضرور اصل کو اپنے پاس رکھیں کیونکہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود کاسرصلیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے قلم سے نکلے ہوے گرانقدر جواہرات ہیں۔ یہ خیال پڑتا ہے کہ شاید اپنی جگہ پر احباب نے یہ خیال کرلیا ہو کہ جب چھپ جائے گا اسوقت خرید لیں گے اور اسکی تائید میں یہ امر بھی ہے کہ بعض احباب جو اصل محرک اس تجویز کے تھے اور جنھوں نے اس تجویز پر یہانتک زور دیا تھا کہ اسکی قیمت بھی انگریزی رسالہ کے برابر ہی رکھی جاوے ابھی تک انکی طرف سے بھی کوئی درخواست نہیں پہونچی۔ اس سے میرے اس خیال کی اور بھی تقویت ہوتی ہے۔ کہ احباب نے اپنی جگہ یہ خیال کرلیا ہے کہ چھپنے پر درخواستیں بھیجی جاویں گی

ابتک لاہور سے۔ گوجرانوالہ سے
سیالکوٹ سے۔ وزیرآباد سے
لالہ موسیٰ سے۔ جہلم سے
پشاور سے۔ امرتسر سے
کپورتھلہ سے۔ پٹیالہ سے
مالیر کوٹلہ سے۔ میرٹھ سے
الہ آباد سے۔ حیدرآباد سے
اور دیگر مقامات سے کوئی درخواست نہیں آئی اس لیے میں دوبارہ احباب کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اردو میگزین کی تجویز کی تکمیل مشروط تھی اس شرط سے کہ (۳۰۰) سو درخواست راقم کے پاس پہونچ جاویں ورنہ پھر ان مضامین کا مکمل صورت میں ملنا ایک مشکل امر ہوگا۔

۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء
خاکسار محمد علی از قادیان

کسی گذشتہ اشو الحکم میں انگریزی میگزین کے پہلے نمبر کی پندرہ نومبر تک نکلنے کا خیال ظاہر کیا گیا تھا۔ مگر سکرٹری صاحب کی کم فرصتی کیوجہ سے بعض اہم باتیں جو موقت التشیوع پرچوں کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں اب تک پوری نہیں ہوسکیں اس لیے التوا پڑ گیا ہے جبھی یہ امور طے ہوجاویں گے پہلا نمبر چھپنا شروع ہوجاوے گا

خاکسار محمد علی ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء

سلسلہ احمدیہ کی

نئی تصنیف

اس کتاب کے مصنف نے جزاہ اللہ خیرا جسقدر محنت اس کتاب کے تیار کرنے میں اٹھائی ہے کتاب کے مطالعہ سے ہی پتہ لگ سکتا ہے۔ تفسیر اور حدیث کی ضخیم مجلدوں میں کوئی بات نہیں چھوڑی جو حضرت اقدس کے دعوی سے تعلق رکھتی معلوم ہوتی تھیں اس لیے اس کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر قابل تعریف خوبی سے مصنف نے ان مضامین کو ترتیب دی ہے جتنے امور تنقیح طلب متعلق دعوی مسیح موعود علیہ السلام تھے ہر ایک کیلئے علحدہ باب اور فصلیں قائم کی ہیں اور ہر ایک باب اور فصل میں سیر کن بحث ہر ایک پر کیا حقہ کی ہے عقل حیران رہجاتی ہے کہ اس قدر بھاری ذخیرہ کو ایک ہی آدمی کیونکر اس خوبی کے ساتھ ترتیب دے سکتا تھا کہ جس سے بہتر ممکن نہیں۔ طرز بیان نہایت واضح اور عام فہم۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام کی کتابوں کا ایک خلاصہ ہے۔ اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر مخالف پر یقینی فتح ہے۔ چونکہ ہمارے دوستوں میں سے کم وبیش ہر ایک کو مباحثے پیش آتے ہیں اسلیے ایسی عمدہ ہتھیار کا جو ہر وقت ہر مباحثہ میں کام آسکے پاس رکھنا نہایت ضروری ہے اور خاصکر جب حضرت اقدس نے بذریعہ اشتہار بڑے دنوں کے جلسہ میں احباب کو امتحان کے لیے مطلع فرمایا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ اس کتاب پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے دعوے کے متعلق جن جن امور پر سوال ہوسکتے ہیں وہ سب علحدہ